REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۳ فتح ۱۳۳۹ ہش | ۱۳ دسمبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۸۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۲ دسمبر بوقت دس بجے صبح

کل اور پرسوں حضور اقدس کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

خشک سالی کی وجہ سے پاکستان کو زیادہ مقدار میں اناج درآمد کرنا پڑیگا

امریکہ کی نئی تجارتی پالیسی کے زیر اثر قیمتوں میں مزید اضافہ ہوجانے کا خدشہ ہے (وزیر خزانہ)

راولپنڈی ۱۲ دسمبر۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کہا ہے کہ حکومت آئندہ سال جولائی کے بعد سے غالباً ۱۵ سے ۲۰ لاکھ ٹن اناج درآمد کرے گی۔ آپ نے بتایا اس سال پاکستان نے غیر ممالک سے دس لاکھ ٹن اناج درآمد کیا تھا مستقبل میں کتنی مقدار میں اناج درآمد کیا جائے گا۔ اس کا انحصار پیش آنے والی اناج کی اصل کمی پر ہوگا۔ آپ نے کہا مغربی پاکستان میں موجودہ خشک سالی کی وجہ سے اگر کوئی غذائی قلت پیدا ہوگئی۔ تو حکومت غیر ممالک سے کافی مقدار میں اناج حاصل کر سکے گی۔ مسٹر شعیب نے کہا حکومت خشک سالی سے پیدا ہونے والی صورت حال کا مطالعہ کر رہی ہے۔ ابھی تک بارشوں کا امکان ہے۔ یہ بارشیں گرچہ تاخیر سے ہوں گی۔ لیکن ان کی وجہ سے غذائی صورت حال کچھ بہتر ہو جائے گی۔ آپ نے کہا اناج کا حصول کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ تاہم ملک میں ٹرانسپورٹ کا انتظام حمل ونقل اور ذخیرے کی سہولتوں پر کچھ بوجھ پڑے گا۔ ملک کی ٹرانسپورٹ کی سہولتوں پر بڑھتے ہوئے بوجھ کو برداشت کرنے کے لئے وزارت خوراک وزراعت انتظامات کی تفاصیل تیار کر رہی ہے۔

امریکہ کی نئی تجارتی پالیسی پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر شعیب نے کہا اگرچہ ملک کی عام ترقی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا لیکن قیمتیں بڑھ جائیں گی۔ حکومت اس معاملے پر پہلے ہی غور کر رہی ہے۔

قیمتوں کے کنٹرول پر غور وخوض

لاہور ۱۲ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ قیمتوں کے کنٹرول کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے اعلیٰ حکام کی میٹنگیں ہوں گی۔ یہ میٹنگیں کل سے شروع ہوں گی۔

۱۴۴ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں صورت حال پر غور کیا گیا۔

صدر ایوب انڈونیشیا کا دورہ ختم کر کے فلپائن پہونچ گئے

کانگو میں اقوام متحدہ کی کوششوں سے ہی امن بحال ہو سکتا ہے (صدر ایوب)

منیلا ۱۲ دسمبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان انڈونیشیا کا سات روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد جب منیلا پہونچے تو ان کا گرمجوشی سے استقبال کیا گیا۔ ہوائی اڈے پر فلپائن کے صدر گارسیا اور دوسرے زعماء نے صدر پاکستان کو خوش آمدید کہا ــــ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان جب منیلا پہونچے تو انہیں ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ فلپائن کے صدر گارسیا دوسرے اعلیٰ افسروں غیر ملکی سفارتی نمائندوں۔ پاکستانی سفیر علی محمد راشدی اور کئی دوسرے لوگوں نے آپ کا استقبال کیا

اس سے پہلے صدر ایوب نے سنگاپور کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کانگو میں اقوام متحدہ کی کوششوں سے ہی امن بحال ہو سکتا ہے۔

احباب قافلہ توجہ فرمائیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

احباب قافلہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال قافلہ قادیان ۱۵ دسمبر ۱۹۶۰ء کو انشاء اللہ لاہور سے بذریعہ ریلوے ٹرین روانہ ہوگا۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ ۱۴ دسمبر ۱۹۶۰ء کو میرے دفتر واقعہ جودھامل بلڈنگ بالمقابل رتن باغ لاہور میں رپورٹ کر کے سفر کے بارہ میں ہدایات حاصل کرلیں۔ نیز جملہ اصحاب قافلہ کو موسم کے لحاظ سے گرم بستر ضرور اپنے ہمراہ لانا چاہیئے۔ تاکہ راستہ میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

مرزا بشیر احمد ۔ ناظر خدمت درویشاں ربوہ

آل پاکستان انٹر کالجیئیٹ انگریزی مباحثہ میں تعلیم الاسلام کالج کی نمایاں کامیابی

کالج کے مقرروں نے ٹرافی جیت لی

ربوہ ــــ پچھلے دنوں تعلیم الاسلام کالج یونین کے مقررین کی ٹیم نے گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد میں منعقد ہونے والی آل پاکستان انٹر کالجیئیٹ انگریزی مباحثہ میں شرکت کر کے ایک شاندار ٹرافی جیتی ہے اس مباحثہ میں کل ۱۹ ٹیموں یعنی ۳۸ مقررین نے شرکت کی جن میں گورنمنٹ کالج لاہور لا کالج لاہور اسلامیہ کالج پشاور کے علاوہ اور بھی متعدد کالجوں نے حصہ لیا۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے مقررین کی ٹیم جو مسٹر جعفر مسلومی اور مسٹر محمود کونٹے پر مشتمل تھی اول رہی اور ٹرافی حاصل کرنے کی حقدار بنی۔ انفرادی طور پر مسٹر محمد جعفر مسلومی اول اور مسٹر محمود کونٹے سوم رہے اور انہیں انفرادی انعامات بھی ملے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(سیکرٹری کالج یونین)

اردن کے شاہی محل میں دھماکہ

دمشق ۱۲ دسمبر دمشق کے اخبارات نے اردن کے دار الحکومت عمان سے آنے والے ایک مسافر کے حوالہ سے اطلاع دی ہے کہ وہاں شاہی محل میں زبردست دھماکہ کے بعد متعدد افراد گرفتار کر لئے گئے۔ دھماکہ کی تفصیلات یا اس کا سبب نہیں بتایا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حادثہ کے فوراً بعد اردن کی کابینہ کا ایک ہنگامی ۲۴

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۳ دسمبر ۶۰ء

ہمارا رویہ

کچھ عرصہ ہوا روزنامہ کوہستان میں جو ہفت روزہ ایشیا المنبر اور الاعتصام وغیرہ اخبارات کا ہم مشرب و ہم عقیدہ ہے ایک مضمون سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے متعلق شائع ہوا تھا۔ کسی نے اس کا کٹنگ الفضل کو بھی روانہ کیا تھا مگر ہم نے اس کا شائع کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا ہم اخلاقاً اس کو الفضل میں شائع نہیں کر سکتے تھے اسی طرح روزنامہ پرتاب دہلی کے ایڈیٹر نے بھی شاہ صاحب موصوف سے اپنی ایک ملاقات کا نقشہ تقریباً اسی طرح کھینچا تھا جس طرح کوہستان نے۔ اس کو بھی الفضل میں نقل نہیں کیا گیا بہر حال الفضل کے خیال میں یہ فعل معیوب تھا اور اس نے نہ تو کوہستان اور نہ پرتاب کے تاثرات کو اپنے کالموں میں جگہ دی۔ الفضل جماعت احمدیہ کا مسلمہ واحد آرگن ہے اور جو کچھ اس میں شائع ہوتا ہے اگرچہ اسکی ذمہ داری الفضل کے ادارہ پر ہے تاہم وہ جماعت احمدیہ کی آواز سمجھی جاتی ہے اور یہ پوزیشن کسی جریدہ کو بھی جو کسی احمدی کی طرف سے شائع ہوتا ہے حاصل نہیں ہے۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان آخرالذکر جرائد میں سے ایک آدھ میں کوہستان اور پرتاب کے بیانات نقل ہو گئے۔ اسی طرح انہوں نے مولانا ظفر علی خاں کے متعلق بھی ایک ہفت روزہ سے کچھ باتیں نقل کر دیں۔

یہ امر ساری دنیا جانتی ہے کہ شاہ صاحب اور مولانا ظفر علی خاں تمام عمر احمدیت کی مخالفت کرتے رہے ہیں اسکے باوجود الفضل اور جماعت احمدیہ کا رویہ ہمیشہ یہ رہا ہے کہ انہوں نے ترکی بہ ترکی جواب دینا تو الگ رہا کبھی اف بھی نہیں کی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب کبھی موقع ملا جماعت احمدیہ کے افراد نے انکی امداد ہی کی ہے۔ چنانچہ مولانا ظفر علی خاں صاحب کو اسمبلی میں کامیاب کرانے کے لئے ووٹ دئے اور انکی آخری بیماری میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے خاص طور پر علاج کے لئے ڈاکٹر بھیجا۔ مولانا ظفر علی خاں صاحب تو اب اس دنیا میں نہیں ہیں شاہ صاحب تو ابھی زندہ موجود ہیں ان سے پوچھا جا سکتا ہے کہ جب کبھی ان کا کسی احمدی افسر سے واسطہ پڑا ہے تو انہوں نے ان سے کیا سلوک کیا ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دونوں بزرگوں کی سخت مخالفت کے باوجود اپنے رویہ پر قائم رہتی ہوئی ترقی ہی کرتی چلی گئی ہے۔ اور اسکے مقابلہ میں ان کی سعی ناکام ہوئی ہے۔

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے کہ وہ تجدید و احیائے اسلام کیلئے کھڑی ہوئی ہے اسلئے اس کا مقصد تبلیغ اسلام اور صرف تبلیغ اسلام ہے اور از سر نو اسلامی اخلاق کو اسی طرح قائم کرنا ہے جس طرح آنحضرت صلعم کے صحابہ کرامؓ نے قائم کیا تھا وہ بقول علامہ اقبال مرحومؒ "ٹھیٹھ اسلامی سیرت" کا نمونہ قائم کرنے کے لئے اٹھی ہے۔ وہ اپنے اغراض و مقاصد کے حصول میں تگ و دو کرتی ہے اور اسی میں مگن ہے۔ اسکے پیش نظر کسی شخص کو تباہ و برباد دیکھنا نہیں ہے اس نے کبھی کسی کا برا نہیں چاہا بلکہ دعائیں ہی دی ہیں یہ ضرور ہے کہ بانی احمدیت علیہ السلام اسکے جانشین اور بزرگان احمدیت جماعت کے حقیقی مقاصد کے پیش نظر جو اوپر واضح کئے گئے ہیں افتراؤں کا جواب تہذیب اور اقتعاتی مواد کی بنا پر دیتے رہے ہیں۔

الغرض جماعت احمدیہ کے پیش نظر تبلیغ اسلام اور قیام اسلام ہے کسی فرد یا جماعت کی مخالفت نہیں اور نہ کسی کی بربادی سے اسکو کوئی خوشی ہے۔ ہمارا محکم یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس جماعت کو کھڑا کیا ہے وہی اس کا محافظ ہے۔ البتہ ہمارا عقیدہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے مخالف اسکے مٹانے کے مشن میں ہمیشہ ناکام ہوں گے۔ ہمارا ایمان ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مردوں کو زندہ کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ زندوں کو مارنے کے لئے تشریف نہیں لائے۔ تاہم ہمیں اس بات پر ضرور حیرت ہے کہ بعض اخبارات نے محض اسلئے کہ کوہستان وغیرہ کی متذکرہ باتیں ایک آدھ ایسے جریدہ میں بھی شائع ہوئی ہیں جو احمدی نکالتے ہیں۔ احمدیت کے خلاف اظہار کینہ کا ذریعہ بنایا ہے۔ معلوم نہیں جب کوہستان وغیرہ نے لکھا تھا تو ان کی رگ حمیت وہ مسلمان اکابر کیلئے کیوں نہیں پھڑکی۔ لیکن جب یہی باتیں نقل ہوئیں تو شور برپا کر دیا ہے کہ احمدیوں نے مسلم اکابر کی توہین کی ہے چنانچہ متذکرہ بالا اخبارات نے لمبے لمبے مضامین لکھ مارے ہیں اور حالانکہ الفضل نے نقل بھی نہیں کیا اس کو بھی مستثنےٰ نہیں کیا بلکہ یہ غلط تصور دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ الفضل نے بھی لکھا ہے۔

تحریک وقف جدید ایک غیر مسلم ودوان کی نظر میں

حال ہی میں مشرقی پنجاب کے ایک موقر جریدہ روزنامہ اکالی پتر کا جالندھر گورمکھی میں سردار امر سنگھ جی دوسانجھ سابق جنرل سیکرٹری شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کا ایک مضمون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ کی جاری کردہ تحریک وقف جدید سے متعلق شائع ہوا ہے۔ اس کے آخر میں تمام سکھوں کو اپیل کی گئی ہے کہ وہ بھی اس مبارک تحریک کو اپنے لئے نمونہ ٹھہرائیں۔ اور سکھ مذہب کے پرچار کے لئے کوشش کریں۔

ناظرین الفضل کی دلچسپی کے لئے اس مضمون کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سردار امر سنگھ جی دوسانجھ اپنے مضمون کے شروع میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"جماعت احمدیہ کا مرکز ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان) میں ہے۔ ملک کی تقسیم سے قبل اس دینی جماعت کی سرگرمیوں کا مرکز ضلع گورداسپور کا ایک قصبہ قادیان تھا۔ آج کل بھی وہاں احمدی کافی تعداد میں رہتے ہیں۔ لیکن (حضرت) میرزا صاحب (اطال اللہ بقاءہٗ) کی رہائش ربوہ میں ہونے کی وجہ سے اور مسلمانوں کے پاکستان میں ہجرت کر جانے کے باعث قادیان کی اہمیت بہت کم ہو گئی ہے اس جماعت نے بہت سے مشہور آدمی پیدا کئے ہیں۔ جیسا کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جو کسی وقت پاکستان کے وزیر خارجہ رہے ہیں یہ کہنا کوئی مبالغہ نہیں ہو گا کہ اس جماعت سے تعلق رکھنے والوں میں اسلام کی اشاعت کا جذبہ بے حد ہے اور افریقہ جرمنی۔ فرانس۔ انگلینڈ۔ امریکہ اور ملایا وغیرہ ممالک میں احمدی مبلغین پورے انہماک سے تبلیغ کرنے میں مصروف ہیں۔"

سردار صاحب موصوف نے اپنے اس مضمون میں تحریک وقف جدید کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ:-

"اس جماعت کے مذہبی راہنما نے حال ہی میں "وقف جدید" کے نام پر ایک تحریک چلانے کا انقلابی پروگرام بنایا ہے۔ اس پروگرام کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے ہر ایک احمدی عورت مرد سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ رہ جائے کہ جس تک اسلام کا پیغام نہ پہنچ سکے۔ بالفاظ دیگر دنیا کی گلی گلی۔ گھر گھر اور کوچہ بکوچہ میں حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم پہنچانا اس تحریک وقف جدید کا نصب العین ہے یہ تحریک اس بات کا سکہ بٹھانا چاہتی ہے کہ اسلام نسل انسانی کی زندگی سے متعلق ایک کامل معاشرہ پیش کرتا ہے۔ زندگی کا چھوٹے سے چھوٹا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس سے متعلق اسلام نے راہنمائی نہ کی ہو۔ احمدیہ جماعت کا یہ دعویٰ ہے کہ ایک گھاس بیچنے والے سے لے کر بادشاہ تک سب کو اسلام کے جھنڈے تلے لانا اس جماعت کا نصب العین اور مقصد حیات ہے۔"

تحریک وقف جدید کے چندوں کا ذکر کرتے ہوئے سردار امر سنگھ جی دوسانجھ اپنے اس مضمون میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"مالی طور پر اس تحریک کو ایک زندہ اور ٹھوس تحریک بنانے کے لئے (حضرت) میرزا صاحب (اطال اللہ بقاءہٗ) نے اعلان کیا ہے کہ کم از کم آٹھ آنے مہینہ اور بڑے بڑے زمیندار دس دس ایکڑ زمین اس تحریک کے مقصد کو پورا کرنے کی غرض سے چندہ کے طور پر دیں۔ تا کہ اس تحریک کے کارکن کھانے پینے کی ضروریات سے بے فکر ہو کر تمام دنیا میں پھیل جائیں۔ صحیح معنوں میں کارکن وہی بن سکتا ہے۔ جو اٹھتے بیٹھتے۔ سوتے جاگتے۔ اعلائے کلمۃ اللہ کرے۔ کارکن وہی بن سکتا ہے جس کا دل ایمانداری کے نور سے منور ہو چکا ہو۔ دنیا دار کے لئے اس تحریک میں کوئی جگہ نہیں (حضرت) میرزا صاحب نے اس کے مقاصد پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ میرا راستہ پھولوں کی سیج نہیں ہے۔ اس لئے جن کے پاؤں نازک ہوں وہ میری طرف نہ آئیں۔ کیونکہ یہاں قدم قدم پر کانٹے بکھرے ہوئے ہیں۔ نیز وہ لوگ آئیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ جہاد کی تشریح کرتے ہوئے (حضرت) میرزا (صاحب) نے فرمایا ہے کہ اسلام میں جہاد فرض ہے۔ لیکن آج جہاد کی شکل بدل گئی ہے۔ اب تلوار کی نہیں بلکہ روحانی جہاد کی ضرورت ہے۔ علم و عمل کی بلندی سے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو بنی نوع انسان تک پہنچانا نہایت ضروری ہے اور یہی روحانی جہاد ہے۔ اسلئے اس جہاد میں کمربستہ ہو کر وہ لوگ شامل

(باقی صفحہ پر)

قَطَّعْنَ اَیْدِیَھُنَّ

از محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ربوہ

مذکورہ بالا فقرہ سورۂ یوسف کی آیت کریمہ کا ایک حصہ ہے۔ اردو تراجم میں اس کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے کہ عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹے اور بعض تفاسیر میں اس کا یہ مفہوم لیا گیا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن دیکھ کر دعوت میں شریک ہونے والی معزز امیر زادیاں حیرت زدہ ہو گئیں اور خورد و نوش کے دوران انہوں نے حیرت زدگی اور فریفتگی کی حالت میں گوشت یا پھل کاٹتے وقت چھری سے ہاتھ کاٹ لئے اور بعض مفسرین کا خیال اس طرف بھی گیا ہے کہ ہاتھ عمداً زخمی کئے گئے۔ تا حضرت یوسفؑ اپنی توجہ ان کی طرف پھیریں (وہ انہیں کھانا کھلانے کی خدمت بجا لا رہے تھے) حیرت زدگی کے مفہوم کی تائید میں قرآن مجید میں عضّ الانامل (انگلیاں کاٹنے) کا محاورہ بطور تائید پیش کیا گیا ہے۔ جو غیظ و غضب یا ندامت و پشیمانی کے اظہار کے لئے زبان عربی اور اردو میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں بھی انہیں معنوں میں عضّوا الانامل کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ فرماتا ہے۔

واذا خلوا عضّوا علیکم
الانامل من الغیظ، قل
موتوا بغیظکم، ان اللّٰہ علیمٌ
بذات الصدور (آل عمران ۱۲۰)

جب وہ علیحدہ ہوتے ہیں تو تمہارے خلاف انگلیاں کاٹتے ہیں اور فرماتا ہے۔

ویوم یعضّ الظالم علی یدیہ
یقول یٰلیتنی اتخذت
مع الرسول سبیلا
(الفرقان ۲۷)

اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا۔ اے کاش میں رسول کی راہ اختیار کرتا۔

لفظ عضّ اور قطع میں فرق ہے۔ عضّ کے معنی دانتوں سے کاٹنا اور قطع کے معنے مطلق کاٹنا عضّ الانامل کی مثال اس لحاظ سے تو دی جا سکتی ہے کہ وہ ایک کنایہ و استعارہ ہے۔ جس سے حیرت زدگی یا غیظ و غضب کی حالت بیان کی جاتی ہے۔ لیکن قطع ید اسی صورت میں کنایہ و استعارہ ہوگا اگر اس کے معنے ہاتھ کاٹنے یا زخمی کرنے کے نہیں بلکہ کام سے معطل کر دینے کے معنوں میں استعمال ہو۔ اس کے بغیر وہ استعارہ نہیں بلکہ صحیح ہاتھ کاٹنا یا زخمی کرنا ہوگا آیت قطعن ایدیھن کی

مذکورہ بالا تفسیر قبول کرنے میں ایک اور مشکل بھی ہے کہ قطّعن کا صیغہ باب تفعیل سے ہے۔ تقطیع کے معنے ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ خوب کاٹنا اور بار بار کاٹنا ہے چنانچہ لسان العرب میں اس آیت کے یہ معنے دیئے گئے ہیں۔

ای قطّعنھا: قطعاً بعد
قطع وخدشنھا خدشاً
کثیراً

باب تفعیل مبالغہ کے لئے آتا ہے۔ قطّعن ایدیھن کا مفہوم یہ نہیں ہو سکتا کہ خود فراموشی میں پھل کاٹتے وقت دعوت میں شریک سب عورتوں نے اپنے ہاتھ زخمی کر لئے۔ اور نہ یہ معنے ہو سکتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ہاتھوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا یا بار بار کاٹا۔ قطع ید چور کی سزا ہے۔ اور قطع ید کا محاورہ بطور استعارہ و کنایہ کام کرنے کے ناقابل بنا دینے کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے جس طرح قطع لسان (زبان کاٹنے) کا محاورہ بطور استعارہ دلیل سے خاموش کر دینے یا اتمام حجت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے لیکن تقطیع ید تقطیع لسان ان معنوں میں استعمال نہیں ہوتے

علاوہ ازیں کسی آیت یا عبارت کا مفہوم وہی درست ہوگا جس کی (۱) لغت متحمل ہو (۲) سیاق کلام متحمل ہو اور (۳) اس کا واقعہ تصدیق کرے اور اگر (۴) بیان کردہ واقعہ اس نوعیت کا ہو کہ اس کی مثالیں موجود ہوں۔ تو پھر مفہوم سے متعلق کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ کھانے کے وقت کسی ایک کا ہاتھ چھری سے زخمی ہو جانا تو ممکن ہے۔ جس کے لئے لفظ جرح استعمال ہوتا ہے۔ لیکن یہ ممکن نہیں کہ سبھی کھانے والے اپنے ہاتھ کاٹ لیں یا ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ یہ بات مستبعد ہے اور ایسا مفہوم بالکل غیر طبعی

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب التفسیر پ ۲۰ باب ۱۲۲ میں قطّعن ایدیھن کا مفہوم تہمت لگانے اور بہتان باندھنے کے معنوں میں لیا ہے، اور اس کے لئے استعمال سورۂ یوسف کی دوسری آیت سے کیا ہے۔ جس میں ان معنوں کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ جب شاہ مصر نے اپنی خواب کی تعبیر سنکر حضرت یوسفؑ کو قید خانہ سے بلوایا۔ تو انہوں نے ایلچی سے فرمایا۔

ارجع الیٰ ربک فسئلہ ما
بال النسوۃ التی قطّعن ایدیھن
ان ربی بکیدھن علیم۔ قال ما
خطبکنّ اذ راودتنّ یوسف
عن نفسہ قلن حاش للّٰہ ما
علمنا علیہ من سوٓءٍ قالت
امرات العزیز الئٰن حصحص الحق
انا راودتہٗ عن نفسہ وانہ
لمن الصادقین (آیت ۵۱-۵۲)

اپنے آقا کے پاس جا اور اس سے دریافت کر کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے، جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے۔ میرا رب یقیناً ان کے منصوبے کو خوب جانتا ہے، بادشاہ نے عورتوں سے کہا تمہارا وہ معاملہ کیا ہے۔ کہ جب تم نے یوسفؑ سے اس کی مرضی کے خلاف (ایک بُرا) فعل کروانے کی کوشش کی تھی۔ انہوں نے کہا یوسفؑ نے اللہ سے ڈر کر اجتناب کیا تھا۔ ہمیں اس کی کسی برائی کا علم نہیں، عزیز کی بیوی نے کہا اب سچائی بالکل کھل گئی ہے۔ میں نے ہی اسے ورغلایا تھا۔ اس کے نفس نے نہ چاہا۔ اور یقیناً وہ راستباز ہے۔

ان آیات کا ایک حصہ دوسرے حصہ کی تفسیر کرتا ہے۔ تقطیع ایدی (ہاتھوں کے کاٹنے) سے مراد ان کا منصوبہ بہتان طرازی بیان کیا گیا ہے، جس سے ظاہر ہے کہ ان عورتوں نے مل جل کر فیصلہ کیا۔ اور شہادت دی کہ حضرت یوسفؑ نے ان کی عصمت پر حملہ کیا ہے۔ اور آخر بادشاہ کے سامنے انہیں اپنے جرم کا اقرار اور یوسفؑ کی براءت کا اعلان کرنا پڑا۔

نام واپس لینے والے دوستوں کو ضروری انتباہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ناظر خدمت درویشاں ربوہ

قافلہ قادیان کے تعلق میں قریباً ہر سال یہ تلخ تجربہ ہوتا ہے کہ بعض دوست شروع میں قافلہ کی شمولیت کے لئے درخواست دیتے ہیں اور اصرار کے ساتھ اپنا نام شامل کرواتے ہیں۔ لیکن جب انہیں قافلہ کی فہرست میں شامل کر لیتے ہیں۔ تو پھر آخری وقت پر کوئی نہ کوئی عذر پیش کر کے اپنا نام واپس لینے کی درخواست بھجوا دیتے ہیں۔ بلکہ بعض اصحاب تو ایسے وقت پر اپنا نام واپس لیتے ہیں۔ جبکہ ہماری طرف سے حکومت کو قافلہ کی فہرست بھجوا دی گئی ہوتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں ہمیں طبعاً بڑی مشکل پیش آتی ہے۔ اور خرچ شدہ رقم بھی ضائع جاتی ہے، سو ایسے دوستوں کے انتباہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر آئندہ کوئی صاحب درخواست دینے اور انتخاب میں آجانے کے بعد اپنا نام واپس لیں گے۔ تو مناسب حرجانہ وصول کرنے کے علاوہ ایسے دوست کو آئندہ کسی قافلہ میں قادیان جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ سوائے اس کے کہ ایسے ناگزیر حالات پیدا ہو جائیں۔ جن کی وجہ سے ایسے دوست کا قافلہ میں جانا بالکل ناممکن ہو جائے۔ اور امیر صاحب مقامی یا امیر صاحب ضلع اس کی تصدیق فرمائیں کہ واقعی مجبوری کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

اسی طرح بعض دوست ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ ہماری طرف سے قافلہ کے متعلق قبل از وقت بار بار اعلان ہونے کے باوجود خاموش بیٹھے رہتے ہیں اور جب ہم انتخاب کرنے لگتے ہیں۔ تو عین اس وقت ہم پر زور ڈالنا شروع کرتے ہیں کہ ہمیں بھی قافلہ قادیان میں شامل کیا جائے۔ ایسے دوستوں کو بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ آئندہ بعد از وقت درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔ سوائے ایسی استثنائی صورت کے جو امیر مقامی کی خاص سفارش پر قابل قبول سمجھی جائے اور فہرست میں بھی گنجائش ہو۔

ان دونوں باتوں کے متعلق خدائی جماعت کے جوکس ممبروں کو آئندہ بہت محتاط رہنا چاہیئے ورنہ شکایت بے سود ہوگی۔ بلکہ ہمیں جائز شکایت کا حق پیدا ہوگا۔

فقط خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد
ناظر خدمت درویشاں ربوہ ۱۰ دسمبر ۱۹۶۰ء

مذکورہ بالا آیات کے پیش نظر قطّعن ایدیھن کا سیاقی کلام بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ امیر زادیوں نے بوقت دعوت اپنی آزادانہ روش کا تذکرہ کیا اُن میں سے ہر ایک اپنے عشق و معاشقہ کی باتیں سُنانے لگی تا حضرت یوسفؑ ان باتوں کو دنیا کا عام فیشن سمجھ کر زلیخا کی محبت کا ہاتھ ردّ نہ کریں۔ معاشرۂ بشریہ کا وہ طبقہ جو Higher civilised Society کہلاتا اور اعلےٰ طبقہ شمار کیا جاتا ہے۔ اس میں مرد اور عورت کے بے محابا خلاملا میں ایسی بے تکلفانہ انداز میں جو باتیں ہوتی ہیں ان سے کون ناواقف ہے۔ مصر کی وہ سوسائٹی اس جنسی آزادی میں شہرہ آفاق تھی۔ سورہ یوسف کی پہلی آیت قطّعن ایدیھن کا یہ مفہوم ہے کہ مصری امیر زادیوں نے خورد و نوش کے اثناء میں اپنے اپنے عاشقوں اور معشوقوں کا ذکر کیا تا حضرت یوسفؑ بھی ان کی آزادانہ گفتار سے متأثر ہو کر زلیخا کی رغبت پوری کرنے پر آمادہ ہوں۔ مگر جب انہوں نے دیکھا کہ وہ ان کی باتوں سے غیر متأثر ہیں اور ان کے عشوہ و غمزہ اور رنگ رنگیوں سے لاپرواہ ہیں تو انہیں حاش للہ کہنا پڑا۔ وہ سمجھیں کہ یہ انسان نہیں بلکہ فرشتہ ہے جو جنسی باتوں کا احساس نہیں رکھتا۔

سورہ یوسف کی دوسری آیت میں یہی فقرہ قطّعن ایدیھن دہرایا گیا ہے اس میں اس فقرہ کا یہ مفہوم ہے کہ ان عورتوں نے اپنے متعلق الزام کی شہادت دے کر اقرار جرم سے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور اپنے جرم کو بار بار دہرایا اور جگہ جگہ اس کا چرچا کیا

یہ مفہوم ہے قطّعن ایدیھن کا جو امام بخاری نے باب ۱۶۳ میں بیان کیا ہے سیاق کلام نہ صرف اس مفہوم کا متحمل ہے بلکہ تاریخ عہد قدیم سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ سورہ یوسف کی آیت ۳۲ میں جہاں متّکاً خوان دعوت تیار کرنے اور کھانے کا سامان پیش کرنے کا ذکر ہے۔ وہاں زلیخا کی سہیلیوں سے متعلق چار باتیں اختصار سے بیان کی گئی ہیں۔ اوّل انہوں نے حضرت یوسفؑ کو بڑی شان والا انسان پایا جس پر اکبرنہ کا جملہ دلالت کرتا ہے۔ دوئم امیرزادیوں کا بوقت طعام عشق و معاشقہ کا تذکرہ جس پر جملہ قطّعن ایدیھن دلالت کرتا ہے۔ سوئم۔ حضرت یوسفؑ کی عدم دلچسپی اور بے رغبتی۔ چہارم زلیخا کی سہیلیوں کا منصوبہ بہتان طرازی۔ جس کے نتیجہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کو قید کی سزا بھگتنی پڑی۔ مذکورہ بالا چاروں باتوں کی تصدیق تاریخ عہد قدیم سے ثابت ہے۔

کہ حضرت یوسف علیہ السلام زلیخا کے الزام لگانے پر دو عدالتوں کے سامنے پیش ہوئے ایک مذہبی عدالت جو اسرائیلی قاضیوں پر مشتمل تھی اس عدالت نے بیانات سننے اور قرائن یعنی قمیص کے دامن وغیرہ کی طرف سے پھٹنے وغیرہ کو دیکھ کر حضرت یوسف علیہ السلام کو بری قرار دیا۔ دوسری عام سرکاری عدالت کے سامنے جس نے زلیخا اور اس کی سہیلیوں کی شہادت سُن کر حضرت یوسفؑ کے خلاف فیصلہ صادر کیا جس کے نتیجہ میں انہیں قید کی سزا بھگتنی پڑی۔ زلیخا نے اپنی سہیلیوں سے اس عدالت میں کہلوایا کہ یوسفؑ نے اُن کی عصمت پر بھی حملہ کیا ہے۔ اس تاریخی شہادت کے لئے دیکھیں Javish Encyclopaedia زیر لفظ Joseph یہودی دائرۃ المعارف کے اس بارہ میں یہ الفاظ ہیں۔

"According to Midrash Al hier (yalh Gen. 146) zelikah requested her female friends to testify that joseph had assailed them also."

یعنی زلیخا نے اپنی سہیلیوں سے درخواست کی کہ وہ شہادت دیں کہ یوسفؑ نے ان پر بھی حملہ کیا تھا۔ یہی واقعہ کتاب الاعیاد (Book of Jubilees) باب ۴۰ میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ ان عورتوں کی شہادت پر حضرت یوسفؑ کو تین سال قید کی سزا دی گئی اور اس کے بعد وہ ایک غلطی کے نتیجہ میں دو سال مزید قید خانے میں رہے عورتوں کی جھوٹی شہادتوں کی بنا پر لوگوں کو یقین دلانے کی کوشش کی گئی کہ زلیخا اپنے بیان میں سچی ہے اور حضرت یوسفؑ مجرم کیونکہ باور نہیں کیا جا سکتا کہ متعدد عورتیں ان کے خلاف ایک ہی قسم کی شہادت دیں جو ان کی عصمت کے متعلق ہو۔ غرض آیت قطّعن ۔۔۔۔۔۔ کا جو مفہوم بیان کیا گیا ہے وہ نہ صرف لغت اور سیاق کلام سے تصدیق پاتا ہے بلکہ تاریخ قدیم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ عہد قدیم کی کتاب پیدائش میں صرف اس قدر ہے کہ فوطیفار حاکم و سردار جلوداران نے اپنی بیوی زلیخا کی باتیں سنا تو اس کا غضب بھڑکا اور اس نے اس کو لے کر قید خانہ میں ڈال دیا۔"

(باب ۳۹ آیت ۱۹)

ایک منظم حکومت جس کا معین آئین ہو اور جہاں حضرت یوسفؑ کو اپنے ایام سرفرازی میں بھی اتنی جرأت نہ ہو کہ وہ اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھ لیں اور اس کے لئے انہیں قانونی تدبیر سے کام لینا پڑا۔ وہاں ایک سردار جلوداران بغیر عدالتی کارروائی کے ایک شخص کو قید کر دے یہ امر باور نہیں کیا جا سکتا اور نہ یونہی جبراً قید کر دینے سے زلیخا کا الزام اور اس کی بریّت درست تسلیم کی جا سکتی تھی۔ یقیناً اس نے ایک بڑے منصوبے کے تحت اپنی سہیلیوں کی مدد حاصل کی۔ پس عہد قدیم کی تاریخی کتب کا بیان ہی قرین قیاس اور درست ہے کہ عورتوں نے عدالت میں جا کر شہادت دی کہ یوسفؑ نے ان کی عزت پر حملہ کیا ہے اور زلیخا کے اسی منصوبے کی طرف قرآن مجید کی آیات قطّعن ایدیھن ما علمنا علیہ من سوءٍ اور زلیخا کا قول الئٰن حصحص الحق اشارہ کر رہی ہیں۔ بادشاہ کی طرف سے جو کارروائی ہوئی وہ بھی ایک قسم کی عدالتی کارروائی تھی جس کے نتیجہ میں حضرت یوسفؑ کی برأت کا اعلان کیا گیا۔

آیت قطّعن ایدیھن کا مندرجہ بالا مفہوم جماعت احمدیہ کے لئے سمجھنا مشکل نہیں کہ ان کے سامنے بعض بدفطرت لوگوں کی بہتان طرازی اور جھوٹی حلفیہ شہادتوں کی کارروائی آئے دن اخباروں اور رسالوں میں آتی رہتی ہے۔ جب خوف الٰہی نہ ہو تو انسان حد درجہ بے باک ہو جاتا ہے اور جھوٹی قسم کھا کر دوسرے پر الزام دھرنا اور بے حیا ہو کر خود اپنے متعلق ناگفتہ باتیں اس سے منسوب کرنا کہ دوسرا بدنام ہو اس کے لئے معمولی بات ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں پسر موعود کی علامتوں میں سے یوسف ثانی کی مشہور و معروف پیشگوئی جماعت کے علم میں ہے۔ مجھے اس سے متعلق تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں صرف آیت قطّعن ایدیھن کے مفہوم کی تصدیق میں اپنے زمانے کے واقعات کی طرف توجہ دلانا مطلوب ہے جن سے ظاہر ہے کہ بدقماش طبقہ اپنی انتقامی کارروائیوں میں اپنے اوپر گندے سے گندے الزام قبول کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ زمانۂ حال کے واقعات سے بھی قطّعن ایدیھن کی خوب وضاحت ہوتی ہے کہ اس کا مفہوم یہی ہے کہ یوسفؑ پر الزام لگانے والی عورتوں نے اپنی ذات سے متعلق گندہ الزام تسلیم کر کے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے چنانچہ یوسف ثانی کے متعلق ایک کھلی پیشگوئی نے واقعات کی شکل میں پوری ہو کر حضرت یوسفؑ سے متعلق قطّعن ایدیھن کا مفہوم اظہر من الشمس کر دیا ہے اگر امام بخاری رحمۃ اللہ کے علم میں کوئی ایسی مستند صحیح روایت ہوتی جس میں آیت قطّعن ایدیھن کا یہ مفہوم مروی ہوتا کہ بوقت دعوت عورتوں نے عالم بے خودی میں اپنے ہاتھ زخمی کر لئے تو وہ ضرور ایسی روایت نقل کرتے۔ یا اگر وہ قطّعن ایدیھن سے یہ سمجھتے تو اس کے لئے کوئی نہ کوئی استدلال عرب کے شعر سے کرتے۔ مگر صحیح بخاری میں تو ایسی کوئی روایت نہیں جس میں قطّعن ایدیھن کا مفہوم زخمی کرنے کے معنوں میں ہو۔ عہد قدیم کے صحیفے بھی اس ذکر سے خالی ہیں۔ پیدائش باب ۳۹ میں زلیخا کے معاشقہ اور اس کی جدوجہد کا ذکر ہے۔ اس میں بھی ہاتھ زخمی کرنے کا کوئی واقعہ مذکور نہیں۔ دسترخوان پر خواتین کے سامنے کھانے کے لئے چھریاں رکھے جانے کا ذکر دیکھ کر بعض اجوبہ پسندوں کو آیت مذکورہ بالا کو یہ معنے سوجھے ہوں گے اور پھر ان کا خیال روایت در روایت اور نسلاً بعد نسل چلا ہے جس کی اصلاح امام موصوف نے کتاب التفسیر میں فرمائی ہے۔ یہ مضمون امام موصوف کا مرہون منت ہے اور مرہون منت ہے یوسف ثانی سے متعلق پیشگوئی کا جو زلیخا کے ہم قماش لوگوں کی طرف سے بہتان طرازی کے ذریعہ پوری ہوئی۔ زلیخا اور اس کی سہیلیوں نے بہتان طرازی کا خوب چرچا کیا۔ اور اب حال میں بھی اس قسم کا ایک طومار عظیم کھڑا کیا گیا۔ اور اسی طرح قطّعن اور ان کیدکن عظیم میں جو مبالغہ و تکرار کا مفہوم پایا جاتا ہے دونوں زمانوں کے واقعات پر پورا اترتا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

"قافلہ میں جانیوالوں کو ہیضہ کا ٹیکہ لگوانا چاہیئے"

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی)

جو بھائی اور بہنیں قادیان جا رہے ہیں انہیں چاہیئے کہ روانہ ہونے سے پہلے ہیضہ کا ٹیکہ لگوا کر اس کا سرٹیفکیٹ حاصل کریں اور یہ سرٹیفکیٹ سرحد پار کرتے ہوئے اپنے پاس رکھیں۔ گذشتہ وبا کی وجہ سے یہ احتیاط ضروری معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ممکن ہے بارڈر پر اس کے متعلق پوچھا جائے۔ البتہ اگر یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ اب یہ پابندی نہیں رہی تو پھر ضرورت نہیں۔ ٹیکہ کا انتظام لاہور میں بھی ہو سکے گا۔

خاکسار مرزا بشیر احمد
۱۲؍دسمبر ۱۹۶۰ء

احمدی نوجوانوں کو چند قیمتی مشورے

(از محترم اعجاز احمد صاحب قمر۔ بی ایس سی۔ ایل ایل بی ـــــ خانیوال)

آج کل کے نوجوان مذہب سے بہت دور ہوتے جا رہے ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ایک عرصہ سے مذہب کو بہت بھیانک رنگ میں پیش کیا جاتا رہا ہے مذہب کے اصولوں کی اتنی غیر ضروری تشریح کی گئی ہے کہ ایک مذہبی نو تعلیم یافتہ نوجوان مذہب کو جاننے کی قطعاً کوئی کوشش نہیں کرتا یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کے نوجوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے بہت سی بے راہ رویوں سے بچ گئے ہیں لیکن یہ بات کبھی کبھی مشاہدہ میں آتی ہے کہ بعض احمدی والدین بھی اپنے بچوں کی صحیح طریقے سے تربیت نہیں کرتے اور ان میں وہ صفات پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے جن کی ضرورت ہے۔ خدام الاحمدیہ کے قیام کی اصل غرض یہ تھی کہ نوجوانوں کی تربیت اس رنگ میں ہو کہ دوسرے لوگ رشک کریں کہ جماعت احمدیہ کے نوجوان اچھی تربیت کی بدولت کتنی اچھی صفات کے مالک ہیں احمدی نوجوانوں کے لئے سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ وہ مذہب سے متعلق اپنا مطالعہ وسیع کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں وہ وہ انمول جواہر پارے موجود ہیں جو اور کہیں نہیں مل سکتے۔ ان کتب کے مطالعہ سے ان کے علم میں اضافہ ہوگا صرف دینی لحاظ سے ہی نہیں بلکہ اس کی بدولت دنیوی علوم کے حصول میں بھی بہت سی آسانی ہو جائے گی۔ اس لئے والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دینی کتب کے مطالعہ کی طرف راغب کریں۔ اس معاملہ میں خدام کو بالخصوص مطالعہ کے شوق کو وسیع کرنا چاہیئے نوجوانوں میں نماز کی عادت کو پختہ اور باقاعدہ کرنے کی بھی اشد ضرورت ہے۔ روحانی فائدوں کے علاوہ دنیاوی لحاظ سے اس سے کئی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں مثلاً (۱) پانچ وقت کی نماز کو وقت پر پڑھنا وقت کی پابندی کی عادت ڈالتا ہے۔ جب انسان کو کام وقت پر کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے تو یہ اس کی فطرت ثانیہ بن جاتی ہے جو ہر کام وقت پر کرواتی ہے (۲) اصل نماز وہ ہوتی ہے جو پوری توجہ اور یکسوئی سے ادا کی جائے۔ اس عادت سے دنیاوی کاموں میں بھی یکسوئی کی عادت پڑھ جاتی ہے۔ اور (۳) اپنے دن کے کاموں میں نماز کے لئے وقت نکالنا قربانی کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

(۴) اپنے کاموں میں نماز کے لئے وقت نکالنے سے کام کی بوریت ختم ہو جاتی ہے اور انسان تازہ دم ہو کر نئے جوش اور ولولہ سے کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

کتابوں کے مطالعہ۔ اور نمازوں کی پابندی پر اگر سختی سے عمل کیا جائے تو جماعت احمدیہ کے نوجوان غیر از جماعت نوجوانوں سے ممیز و ممتاز ہو سکتے ہیں اور ہر میدان میں دوسروں سے سبقت لے جا سکتے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کی سرگرمی میں احمدی نوجوانوں کو اپنی قابلیتوں کو اجاگر کرنے کا بہت اچھا موقع ہے مثلاً خدام الاحمدیہ کی مجالس اگر تقریری و تحریری ٹریننگ دیں تو یہ ہماری جماعت کی ترقی و ترویج میں بہت ممد ثابت ہو سکتی ہے

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۲/۱۱ کو مکرم اللہ دتا صاحب ولد کرم الٰہی صاحب قریشی ساکن کھوکھر غربی ضلع گجرات چار پانچ روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے سارے خاندان میں اکیلے احمدی تھے مرحوم نے اپنے پیچھے ایک لڑکا دو پوتے اور تین پوتیاں چھوڑی ہیں۔ دوست ان کی مغفرت اور بلند درجات اور پسماندگان کے لئے دعا فرما دیں۔ (مولوی محمد صدیق احمدی از کھوکھر غربی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی برتری کا اعتراف

(از محمد عبد الحق صاحب امرتسری۔ گنج مغلپورہ)

آج سے پون صدی قبل جبکہ غیر مذاہب کے لوگ پوری طاقت سے اسلام پر حملہ آور ہو رہے تھے۔ اسلام کسمپرسی کی حالت میں تھا۔ دنیا کے درباروں میں اس کی کچھ شنوائی نہ تھی۔ ایسے حالات میں غیرت خداوندی جوش میں آئی۔ اللہ تعالیٰ نے گلستانِ احمد کی عظمت اور شوکت کو ظاہر کرنے کے لئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو قادیان کی مقدس سرزمین سے فاتح اسلام کی حیثیت سے مبعوث فرمایا آپ دشمنان اسلام کے سامنے سینہ سپر ہو گئے۔ آپ نے بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

اب وقت آگیا ہے کہ پھر اسلام کی عظمت اور شوکت ظاہر ہو اور اس مقصد کو لے کر میں آیا ہوں میری ذات سے احیائے اسلام مقدر ہے۔

اس مقصد کو لے کر اسلام کا یہ پہلوان میدان میں نکلا۔ اس نے دنیا کو قرآنی تعلیم کے سامنے جھک جانے کی دعوت دی۔ اور دنیا کے تمام مذاہب کو بودا اور کمزور ثابت کیا۔ آپ کے علم کلام نے دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا۔

چنانچہ مخالفین کی طرف سے اس کا اعتراف کیا جا رہا ہے کہ اگر مسلمان مذہبی جنگ میں مظفر و منصور ہونا چاہتے ہیں تو اسی علم کلام کی اتباع کریں۔ اس کی چند مثالیں ذیل میں ملاحظہ فرما دیں۔

عیسائیت کی طرف سے اعتراف

اس تحریک کو (احمدیت) یہ فخر بھی حاصل ہے کہ اس نے موجودہ حالات کے مطابق ایک نیا علم کلام بھی پیدا کر لیا ہے۔ جو اگرچہ ابھی تک مغربی دلائل کی اصطلاحات پر پورے طور پر قادر نہ ہوا ہو تاہم ایسا ہیں کہ اپنی طرف توجہ کو کھینچ لے (دہدر اسلام صفحہ ۲۵۲)

"اسے اس بات کا یقین ہے کہ یہ مغربی اقوام کو اپیل کر سکتی ہے۔ ایسی اپیل جو اس وقت بھی ایک حد تک کامیاب ہو چکی ہے۔

(اسلام اِن دی کراس روڈز صفحہ ۱۰۸)

مسلمانوں کی طرف سے اعتراف

"جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرحوم و مغفور نے ایک چھوٹی سی کتاب "وید اور قرآن کا مقابلہ" کے نام سے تالیف فرمائی تھی جس میں ممدوح نے نہایت قابلیت اور معقولیت کے ساتھ وید اور قرآن کا مقابلہ کیا ہے۔ آریوں کے مقابلہ میں جناب مرزا صاحب کا قلمی جہاد بجائے خود ایک ایسی قابل قدر اسلامی خدمت ہے۔ جس کا اسلامی پبلک شکرگزاری کے ساتھ اعتراف کرتی ہے یہ ایک امر واقعہ ہے کہ جناب مرزا صاحب کی تالیفات اور تصنیفات آریوں کے مقابلہ میں ایک زبردست کارگر حربہ کی حیثیت رکھتی ہیں اس لئے جو مسلمان آریوں کے ساتھ مذہبی جنگ میں مظفر و منصور ہونا یا ایک غیر مذہب کے متعلق اپنی معلومات بڑھانا چاہتے ہیں۔ انہیں مرزا صاحب کی مذکورہ بالا تالیف کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

(رسالہ تبلیغ لاہور جلد ۲ نمبر ۱ صفحہ ۳)

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی

نادار مریضوں کا علاج اور احباب جماعت کا فرض

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

احباب جماعت کی توجہ سے صیغہ ہسپتال میں نادار مریضوں کا علاج بفضلہ تعالیٰ بطریق احسن ہو رہا ہے۔ امید ہے احباب ایسے نادار مریض بھائیوں کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ جو ضروری علاج کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اور صدقات دیتے وقت نادار مریضوں کے علاج کیلئے رقوم فضل عمر ہسپتال میں بھجواتے رہیں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار:۔ مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

مسجد مبارک ربوہ کیلئے صفوں کی فوری ضرورت

مسجد مبارک ربوہ کے اندرونی حصہ کے لئے پٹ سن کی صفوں کی فوری ضرورت ہے اس پر چار صد روپیہ کا خرچ متوقع ہے مخیر حضرات سے التماس ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

رقوم افسر صاحب خزانہ کو برائے مسجد مبارک بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں"

(کرزن گزٹ دہلی)

"غرض مرزا صاحب کی خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا"

(اخبار وکیل)

مندرجہ بالا اقتباسات سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام قرآنی جو حقائق اور معارف پر مشتمل ہے کس پایہ کا ہے۔

"تاریخ احمدیت" کے متعلق

عزت مآب مکرم و محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی رائے

"میرے لئے یہ امر بہت خوشی اور اطمینان کا موجب ہے کہ گذشتہ سال کے دوران میں "تاریخ احمدیت" جلد دوم بھی تیار ہو کر شائع ہو گئی ہے۔ میں نے پہلی جلد کو پھر دوبارہ پڑھا ہے اور دوسری جلد کے ختم کرنے پر میری طبیعت اس قدر متاثر تھی اور میرے دل پر اس قدر شدید احساس تھا کہ گویا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت اقدس میں کئی گھنٹے متواتر گذار کر اٹھا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ہمارے نوجوان ان دونوں جلدوں کا بالاستیعاب مطالعہ کریں اور ہر واقعہ کو جو ان کے اندر بیان کیا گیا ہے توجہ اور فکر کی نگاہ سے پڑھیں اور اس پر غور کریں تو وہ اس سے بہت بڑا روحانی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اندرانہیں اپنی دینی اور روحانی تربیت میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ گو میں سمجھتا ہوں کہ یہ امر صرف نوجوانوں تک ہی محدود نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن نئی پود کے لئے یہ تصنیف بہت بڑی ضرورت کو پورا کرنے والی ہے۔

میں بہت زور سے اپنے نوجوانوں کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور میرے دل میں بہت درد ہے کہ وہ اس موقع سے جو "تاریخ احمدیت" کی دو جلدوں کے چھپنے سے میسر آگیا ہے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں"

ملنے کا پتہ:۔ **ادارۃ المصنفین ۔ ربوہ**

پاکستان نیوی میں مستقل کمیشن

امتحان داخلہ ۲۴/۱/۶۱ تا ۲۷/۱/۶۱ کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ ڈھاکہ و چٹاگانگ میں۔ شرائط:۔ انٹرمیڈیٹ (فزکس و ریاضی) یا سینئر کیمبرج۔ غیر شادی شدہ۔ عمر ۱/۱/۶۱ کو ۱۷ تا ۲۰۔

فارم درخواست و تفصیلات نزدیک کے دفتر بھرتی سے۔ درخواست کی آخری تاریخ ۴/۱/۶۱ بنام نیول ہیڈ کوارٹر (ایجوکیشن ڈائریکٹوریٹ) کراچی ۔ (پ ٹ ۱۲/۶۰ ۶)

(ناظر تعلیم ۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۵/۱۲/۶۰ بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی کا تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم ملک عمر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع ملتان بہ کوٹھی ملک صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ مکرم فضل الرحمن صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم خوش الحانی سے سنائی۔ مکرم سید محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنا کر تقریر فرمائی۔ مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ ملتان نے ایک نو مبائع کے احمدی ہونے کے واقعات کو بالوضاحت بیان فرمایا۔ خاکسار نے تقوی اللہ کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں صدر صاحب نے احباب جماعت کو نصائح فرمائیں اور جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔

(سید عبد الحمید شاہد ۔ مربی ضلع ملتان)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

وقفِ جدید کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

"میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے نئے وقف جاری کرنے پڑیں گے"

"پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کرے اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنالے۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو تمہیں مل رہا ہے۔ اگر تم اسے نہیں لو گے تو یہ تمہاری بجائے دوسروں کو دے دیا جائے گا"

(خطبہ جمعہ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء)

واقفین کی ضرورت

وقف جدید انجمن احمدیہ کو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو اسلام کے شیدائی ہوں اور اس راہ میں ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دینی علوم سے شغف اور واجبی واقفیت رکھتے ہوں۔ دیہاتی جماعتوں کی اسلامی رنگ میں تربیت کرنے کے اہل ہوں اور مالی مشکلات کے باوجود وفاداری۔ فروتنی اور بشاشت کے ساتھ اپنے عہدوں کو نبھانے کی طاقت رکھتے ہوں۔ وقف کی درخواستیں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائی جائیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم تعلیم وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

کنری میں اصلاح وارشاد کے وفد کا ورود

مورخہ ۱۶/۱۱/۶۰ کو وفد اصلاح وارشاد (مشتمل بر مکرم مولوی قمر الدین صاحب و مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ) کنری میں آیا۔ اس دن حسب پروگرام وفد کے ارکان محمود آباد اسٹیٹ تشریف لے گئے اور دوسرے دن مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۶۰ء بروز جمعہ کنری واپس تشریف لائے۔ نماز عشاء کے بعد جماعت نے ایک جلسہ کا اہتمام کیا جس میں جماعت کے احباب کے علاوہ معززین شہر کو بھی مدعو کیا گیا۔ جلسہ مسجد احمدیہ کنری کے وسیع ہال میں منعقد ہوا

صدارت کے فرائض مکرم مولوی عبد الباقی صاحب ایم اے امیر جماعت مقامی نے سرانجام دئیے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ و قاری شیخ محمد صاحب نے فرمائی۔ نظم رشید احمد صاحب انور نے درثمین میں سے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ صدر صاحب جلسہ نے معزز مہمانوں کا احباب سے تعارف کرایا۔ اس کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے عملہ پیرایہ میں ایک تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے تقریر فرمائی۔ اور جماعت کے دوستوں کو نیک نمونہ اور اعلیٰ فضائل اپنانے کے لئے تلقین فرمائی۔ یہ جلسہ دو گھنٹے جاری رہا۔ اور قریباً رات ۱۰ بجے بعد دعا اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۱۸/۱۱/۶۰ صبح ۱۰ بجے جماعت نے ایک ٹی پارٹی کا اہتمام کیا جس میں بعض معززین شہر کو مدعو کیا گیا۔ جس میں چائے دئیے جانے کے معاً بعد زیر صدارت مولوی عبد الباقی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ کنری تلاوت قرآن کریم ہوئی۔ اس کے بعد ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھی گئی۔ بعد ازاں مولوی قمر الدین صاحب نے تقریر فرمائی جس میں اسلام کے خلاف اعتراضات کا نہایت احسن رنگ میں ازالہ فرمایا اور اسلام کی بین الاقوامی اور قابل عمل تعلیم پر وضاحت سے روشنی ڈالی۔

آپ کے بعد مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے تقریر میں انسان کی پیدائش کے مقصد اور اس پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسے واضح فرمایا۔ اور جماعت کو اپنا نیک نمونہ پیش کرنے کی طرف توجہ فرمائی۔

یہ تقریب بعد دعا بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ کنری)

دفتر الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

نارتھ ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

دستخط کنندہ ذیل کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے نرخوں کے نظرثانی شدہ شیڈیول پر مبنی پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈرز مقررہ فارموں پر ۲۲ دسمبر ۱۹۶۰ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔ یہ فارم درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر تک بحساب ایک روپیہ فی فارم اس دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے دوپہر بر سر عام کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینۂ لاگت مع ٹنڈر پرسنٹیج	زرِ ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا۔	اختتام کام
۱۔ ہیڈ کوارٹر پلان نمبر ۲۵۹۶۷ (دو شیٹ) کے مطابق لاہور، لالہ موسیٰ سیکشن میں میل ۲۸/۲۲۴ اور ۲۰۵/۱ پر کٹھالہ کے قریب ۱۰×۱۲ آرچ برج کی تعمیر۔	۱۰۰۰۰/- روپے	۲۰۰۰/- روپے	چھ ماہ
۲۔ پلان نمبر $\frac{LHR\ 31-7}{CHOT/1960}$ کے مطابق چوٹ کے مقام پر ۲۵ ویگن ٹیبلی Stoneside ادوار ۲/۱ اسپلمنٹ Sidings اور کوری سائیڈنگ کی تعمیر کے سلسلہ میں عمارتی حصہ کی تعمیر۔	۱۰۰۰۰/- روپے	۲۰۰/- روپے	چھ ماہ

وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں اور جو اوپر درج شدہ کام نمبر (۱) میں بیان کردہ پلوں کی تعمیر کے کام کا کافی تجربہ رکھتے ہوں ٹنڈر داخل کریں۔ وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہئیے کہ وہ اندراج کے کاغذات یعنی مالی حالت اور تجربہ سے متعلق سندات ہمراہ لاکر ۲۲ دسمبر ۱۹۶۰ء سے پہلے اپنے نام رجسٹر کرا لیں۔

تفصیلی شرائط دیگر کوائف نرخوں کا نظرثانی شدہ شیڈیول اور پلان دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں آکر ایام کار میں سے کسی روز بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی اور ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ ۲۲ دسمبر ۶۰ء سے پہلے زرِ ضمانت ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہئیے کہ وہ پرسنٹیج ریٹ مکمل ہندسوں میں درج کریں۔ کسور پر مشتمل نرخ مسترد کئے جا سکیں گے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

چندہ تعلیم و اصلاح کی تحریک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کے موقعہ پر مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے چندہ تعلیم و اصلاح کی مبارک سکیم تین سال کے لئے جاری فرمائی تھی اور مخیر احباب نے تین سال کے لئے ۲۰۰ روپے سالانہ چندہ کی ادائیگی کے وعدہ جات فرمائے تھے۔ اب دسمبر ۱۹۶۰ء میں اس کے تین سال ختم ہو جائیں گے۔ لیکن ابھی تک بعض احباب کے ذمہ کافی رقم چلی آرہی ہے۔ ان احباب کی خدمت میں فرداً فرداً حسابات بھجوا کر ادائیگی کے لئے لکھا جا رہا ہے۔ ویسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ براہ کرم جلد ادائیگی کی طرف توجہ فرما کر اپنے حسابات صاف کرنے کی سعی فرمائیں۔ تاکہ جو کام صیغہ مقامی تعلیم و اصلاح کے ذریعہ شروع کئے ہوئے ہیں وہ باحسن طور پر پورے ہو سکیں۔

جن احباب کی طرف سے حسب وعدہ ادائیگی مکمل ہو چکی ہے ان کی فہرست ۱۵ دسمبر کے بعد اخبار الفضل میں شائع کر دی جائے گی۔

(ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

ضروری اعلان

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ کے حصہ داران کا سالانہ اجلاس مورخہ ۲۹/۱۲/۶۰ بوقت ۹ بجے صبح کمپنی کے دفتر واقعہ دفاتر تحریک جدید ربوہ میں منعقد ہوگا۔ مندرجہ ذیل معاملات پیش ہوں گے۔

(۱) حسابات نفع و نقصان ۱۹۵۹-۶۰ء (۲) تقرر ڈائریکٹران
(۳) تقرر آڈیٹر (۴) دیگر امور

(چیئرمین او۔ آر۔ پی کو لمیٹڈ ربوہ)

بقیہ صفحہ ۲

ہوں جو علم و عمل میں پورے ہوں۔"

حضرت امام جماعت (اطال اللہ بقاءہ) کی جاری کردہ تحریک وقف جدید کے مقاصد کو بیان کرنے کے بعد سردار صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ:۔

"ہم نے تحریک "وقف جدید" کے مقاصد مختصر الفاظ میں ناظرین کی خدمت میں اس لئے پیش کئے ہیں کہ قوموں کی دوڑ میں کل کی پیدا ہوئی ایک جماعت کس طرح ہرنوں کی طرح چوکڑیاں بھر رہی ہے کتنے ولولے اور جذبے ہیں ان مٹھی بھر لوگوں کے دلوں میں جو تمام دنیا پر اپنے خیالات کی فتح کے خواہشمند ہیں۔"

اس کے بعد سردار صاحب نے سکھ قوم کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"سکھ پنتھ وانیوں کا پنتھ ہے وہ گورو صاحبان نے جو قربانیاں کی ہیں وہ دنیا کی تاریخ میں روشن ستاروں کی طرح روشن ہیں گوردواروں کے ذریعہ آیا ہوا چڑھاوا مجموعی طور پر شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے پاس آتا ہے۔ یہ اچھے طریقے ہیں۔ اچھا دھرم اور اچھی تاریخ رکھنے کے باوجود اگر کوئی مذہبی تحریک موجودہ سکھ قوم پیدا نہیں کر سکی تو اس کا سبب کیا ہے اس سے متعلق کسی ایک پارٹی یا شخصیت پر الزام دینے سے گریز کرتے ہوئے ہم اپنے دلوں کو ٹٹولنے کی سفارش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے اگر یہ سچ ہے تو کیا ربوہ کی اس تحریک کو دیکھ کر سکھ پنتھ میں بھی کوئی جذبہ پیدا ہوگا؟"

(ترجمہ از اکالی پترکا جالندھر ۷ دسمبر ۱۹۶۰ء)

خاکسار عباد اللہ گیانی

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں